Digitized by Khilafat Library Rabwah

25

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ، ۱۰ ظہور ۱۳۵۱ہش ، ۱۰ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ

یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اسکو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

"متقی وہ ہے جو خدا کے نشانوں سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اسی دُنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ . . . . جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سُست قدم چلتا ہے اور تقوےٰ کی راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا دُنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ . . . . . عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر اِک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اِس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پاوے کیونکہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۷۳، ۷۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں اطلاع مظہر ہے کہ:۔

نزلہ کی تکلیف سے اب افاقہ ہے۔ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۳ ماہ وفا/جولائی بروز اتوار کرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام خنساء تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر کارکن وکالتِ مال ثانی تحریک جدید کی نواسی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۹ ظہور۔ کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد ۷ ظہور کی شب کو اور پھر ۸ اور ۹ ظہور کی درمیانی شب کو ربوہ میں بارش ہوئی جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کمی ہو گئی ہے اور موسم نسبتاً خوشگوار ہو گیا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک نہایت ضروری یاددہانی

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی وصولی کا "تیسرا مرحلہ" شروع ہے۔ جو ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ہش / ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ نے ہر وعدہ کنندہ سے کم از کم اسّی فی صدی وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجوانی ہیں۔ یہ یاددہانی بر وقت کی جا رہی ہے تاکہ آپ کو وصولی کے لئے کافی وقت مل جائے۔ اور اس عرصہ میں آپ اپنی مساعی کو تیز کر کے وقت کے اندر کام ختم کر لیں اور آپ کی جماعت بقایا داروں میں شمار نہ ہو۔ مرکز آپ سے سو فیصدی سے زائد وصولی کی توقع رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ٭

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ر ماہ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدائی جماعتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک قانون

جب اللہ تعالیٰ اصلاح خلق کی غرض سے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ابتداءً گنتی کی چند سعید رُوحیں اُس پر ایمان لاتی ہیں اور اکثریت اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور نہ صرف انکار کر دیتی ہے بلکہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ حق پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس مامور پر ایمان لانے والے اکثریت میں ہو جاتے ہیں اور انکار کرنے والے اقلیت میں تبدیل ہوئے بغیر نہیں رہتے ایسا ہوتا ہے اور ہو کر رہتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ حق غالب نہ آئے لیکن الٰہی مقدرات کے ماتحت ایسا ہوتا ہے ایک مقررہ وقت کے بعد۔ اُس وقت کے آنے تک ایمان لانے والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ حق پر قائم رہنے اور حق کو پھیلانے میں اتنی محنت اور جانفشانی سے کام کریں کہ اُن کے جگر خون ہو جائیں۔ حق کا غالب آنا اُن سے ایک فدیہ مانگتا ہے اور وہ یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے پر ایک موت وارد کریں۔ اُن کے اپنے پر موت وارد کرنے پر ہی خود اُن کی زندگی اور حق کا غلبہ موقوف ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ ایمان لانے والے اِس لحاظ سے خدائی امان کے نیچے ہوتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی براہ راست تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے اور وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے لیکن وہ اُن سے ایک خاص قسم کے عمل و کردار اور سرگرمی و جانکاہی کا مطالبہ کرتا ہے اور اسی کے ساتھ ان کی کامیابی و کامرانی وابستہ ہوتی ہے۔

ایمان لانے والے مامور من اللہ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں فی الاصل رُوحانی فوج میں داخل ہوتے ہیں اور اُن کی حیثیت رُوحانی سپاہیوں کی ہوتی ہے۔ جس طرح دُنیا میں فوجیوں کو ایک خاص ڈسپلن اور ٹریننگ میں سے گزرنا پڑتا ہے اسی طرح مومن بھی ایک خاص رُوحانی ڈسپلن اور رُوحانی ٹریننگ میں سے گزر کر انعاماتِ الٰہیہ کے مورد بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جناب سے اعزاز و اکرام سے نوازے جاتے ہیں۔ جہاں یہ موقع اُن کے لئے بے انداز ترقی اور کامیابی کا موقع ہوتا ہے وہاں ذراسی غفلت اور کوتاہی بھی من جانب اللہ قابلِ گرفت قرار پاتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح دُنیوی فوجوں میں ڈسپلن کی خلاف ورزی کا نتیجہ سزا اور عقوبت کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح دنیا میں عام شہریوں اور فوجیوں کے ساتھ سلوک کے پیمانے الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح روحانی دنیا میں بھی روحانی فوجیوں اور دُوسرے انسانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک جُداگانہ نوعیت کا ہوتا ہے دوسرے انسانوں کو وہ ڈھیل دیتا ہے اور غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ اِس ڈھیل سے فائدہ اُٹھا کر رُوحانی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں برخلاف اس کے مامور من اللہ پر ایمان لاکر جو لوگ اس کی روحانی فوج میں داخل ہوتے ہیں انہیں وہ انعام و اکرام سے بھی نوازتا ہے لیکن غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں وہ اُن سے بازپرس بھی سختی سے کرتا ہے۔ ایسا وہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ سُست اور غافل نہ ہونے پائیں اور دین کو غالب کرنے کا جو اہم اور عظیم الشان کام اُن کے سپرد کیا گیا ہے وہ بخیر و خوبی انجام پاتا رہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اِس حقیقت کو بار بار منکشف فرما کر اپنی جماعت کے افراد کو اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ الٰہی جماعت میں شمولیت کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی رونما کر کے انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنیں اور اِس امر کو کبھی فراموش نہ کریں کہ اگر وہ اپنے اندر پاک تبدیلی نہیں کریں گے اور غفلت سے کام لیں گے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں موردِ الزام ٹھہریں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور اُن لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○

اور خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اُس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لوگے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تمہیں کو ہلاک کریگا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اسکے منکر ہوتے ہو اِس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالےٰ کا کسی سے رشتہ نہیں، نہ اُس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اُسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اُسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

اِس حقیقت کو اچھی طرح واضح فرمانے کے بعد حضور علیہ السّلام نے قیام جماعت کی غرض واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"اِس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اُس کے اندر اور باہر ہو، اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اِس میں کیا دِقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کیلئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دِل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دُنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دُنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اُس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم اِن صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

پس اِس میں شک نہیں کہ ہمارا خدائی جماعت میں شامل ہونا بہت بڑی سعادت ہے اتنی عظیم سعادت کہ اِس کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں بایں ہمہ ہمیں یہ امر بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ہر آن اِس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہمارا عمل و کردار ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی روحانی فوج کا ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے اور یقیناً ہے تو پھر ہمارے لئے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں، کامیابیاں ہی کامیابیاں اور کامرانیاں ہی کامرانیاں مقدر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے شب و روز اِن کامیابیوں اور کامرانیوں میں ہی گزر رہے ہیں اور دن اور رات خدائی بشارتوں کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے انعاموں کو بارش کی طرح برستا دیکھ کر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نئی نسلوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رُوحانی فوج کے سپاہی ثابت ہوتے اور انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یہ ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے اور اس کی ادائیگی پر ہماری نئی نسلوں کا غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ دار بننا موقوف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدابِ مجلس

(مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

اسلام وہ کامل مذہب ہے کہ جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق بہترین ہدایات دی ہیں اور اس کے کسی پہلو کو تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑا۔ اس کا ہر نظریہ عین فطرتی اور اس کا ہر حکم موجب صد برکات ہے۔ اسلام ہی ہے جس نے ہر معاملہ میں ہماری راہنمائی کی اور ہمیں اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے۔ گھر اور مسجد میں آنے جانے۔ سفر کرنے، حاکموں ماتحتوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے سلوک کرنے۔ غرضیکہ ہر قسم کے آداب ہمیں سکھائے اور زندگی کو بہترین طور پر بسر کرنے کی راہیں بتائیں۔ انہی آداب میں سے مجلس کے آداب ہیں۔

مجلس دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) دینی اور (۲) دنیوی۔ دینی مجالس میں سے حج، عیدین جمعہ، نمازوں کے لئے جمع ہونا اور جلسہ سالانہ ہے مجلس شوریٰ ہے۔ انصار اللہ اور خدام کے اجتماعات ہیں۔ تعلیم القرآن کی کلاسیں اور دیگر وعظ و نصیحت کی مجالس ہیں۔ دنیوی مجالس میں سے سکول ہیں۔ کالج ہیں سینما تھیٹر اور سرکس ہیں۔ نائٹ کلبیں ہیں۔ ریسیز ہیں، مشاعرے، دنگل و دیگر کھیل تماشوں کے اجتماعات ہیں۔ پھر اسمبلیاں ہیں اور خوشی کے موقعہ پر ضیافتیں ہیں۔ یہ تمام دنیوی مجالس ہیں۔

جہاں تک دنیوی مجالس کا تعلق ہے ان میں بعض مجالس ایسی ہیں جو خصوصاً مخربِ اخلاق ہیں۔ مثلاً آج کل کے سینما ہیں جن میں عریانی، بے حیائی، بداخلاقی و دیگر فواحش کے علاوہ کچھ بھی تو پایا نہیں جاتا اور انسان بعض ایسے لوگوں کی صحبت میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتا ہے۔ جن کی صحبت کسی قسم کی نیکی کی تعلیم دینے سے عاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے سچ فرمایا اور زمانہ اس کا شاہد ہے کہ سینما کی لعنت نے بڑے بڑے شریف گھرانوں کی عورتوں کو گانے والیاں اور ناچنے والیاں بنا دیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ جتنا نقصان آج کل سینما نے دنیا کو پہنچایا ہے وہ شاید کسی اور چیز نے نہیں پہنچایا۔ مرد و عورت کے جنسی تعلقات کو عریاں تصویروں کی صورت میں جس میں ان کی ہر حرکت بالکل ننگی سے کر سامنے آجاتی ہے لوگوں کے سامنے لانا سینما ہی کا حصہ ہے یہ بات مسلم ہے کہ انسان جہاں اچھے مناظر کے دیکھنے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور نیک سبق حاصل کرتا ہے وہاں گندے مناظر کا نقشہ اس کی طبیعت میں گندا اثر چھوڑنے کے بغیر نہیں رہتا۔ معصوم لڑکیوں کے اخلاق تباہ کرنے کے مناظر، اغوا کے عریاں واقعات، جنسی تعلقات کے خلافِ اخلاق پہلو اس طرح آنکھوں کے سامنے لائے جاتے ہیں کہ کچی طبیعت کے لوگ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پھر سینما کے ساتھ جو اقتصادی نقصان کا پہلو لگا ہوا ہے وہ بھی ہرگز نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ نوجوان بچے شروع شروع میں سینما کے خمار میں مدہوش ہو کر والدین پر پیسوں کا مطالبہ کر دیتے ہیں اور جب والدین ان کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے تو پھر وہ ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بے شمار طالب علم تو اس لعنت میں اس قدر پھنس جاتے ہیں کہ تعلیم تک کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ پس کیا بلحاظ اقتصادی نقصان کے اور کیا بلحاظ تعلیمی نقصان کے سینما کا غلط استعمال ان شیطانی طاقتوں میں سے ایک طاقت ہے جو ہر اچھی سے اچھی سوسائٹی کو تباہ کر سکتی ہے۔

سینما کی قسم کی مجالس میں سے تھیٹر ہیں، سرکس ہیں۔ نائٹ کلبیں اور جوئے کی دوڑیں (RACES) ہیں۔ ایسی مجالس کے آداب یہی ہیں کہ ان سے اجتناب کیا جائے اور ان کو لغو سمجھ کر قرآن مجید کے حکم کی تعمیل کی جاوے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بندوں کے متعلق ان کی دیگر صفات کے ساتھ فرماتا ہے۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا كِرَامًا۔

یعنی جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر بغیر ان میں شامل ہونے کے گزر جاتے ہیں۔

جہاں تک سکولوں اور کالجوں کی مجالس کا تعلق ہے ان کے آداب یہ ہیں۔ وقت پر جانا اساتذہ جب پڑھائیں تو غور سے سننا اور ان کے کہنے پر چلنا۔ شرارتیں نہ کرنا۔ وقت کے ضیاع سے بچنا۔ بیہودہ باتوں میں شامل نہ ہونا کسی لڑکے کی چیز نہ چرانا۔ گندا مذاق نہ کرنا۔ اور اللہ کے دیئے ہوئے علم سے دوسرے ہم جماعتوں کی مدد کرنا۔ خوب محنت کرنا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی تحریک کرتے رہنا۔ یہ وہ آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ہر احمدی طالبعلم کا فرض ہے

خوشی کے مواقع پر عام لوگ ایسی ایسی مجالس قائم کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ قوالی ہو رہی ہے۔ ناچ، گانا ہو رہا ہے۔ سوانگ بھرے جا رہے ہیں۔ بھانڈ نقلیں اتار رہے ہیں۔ آتش بازی چھوڑی جا رہی اور مٹھیاں بھر بھر کر روپیہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ایسی مجالس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا چاہیئے اور اس کا شکر ادا کیا جانا چاہیئے جس نے محض اپنے فضل سے خوشی کے یہ مواقع عطا فرمائے اور ان کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسی لغو باتوں سے محفوظ رکھا ہے جس کی وجہ سے ہماری دنیوی مجالس بھی دینی رنگ اختیار کر جاتی ہیں۔

جہاں تک دینی مجالس کا تعلق ہے ان کے آداب یہی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے اور اس طرح وقت بسر کیا جائے کہ پوری توجہ اس مقصد کے حصول کے لئے قائم رہے جس مقصد کے لئے یہ مجالس برپا کی گئی ہیں۔ مثلاً اگر ایک احمدی جلسہ سالانہ کے موقع پر جب تقاریر ہو رہی ہوں کسی ہوٹل میں بیٹھا چائے پی رہا ہو۔ یا پہاڑی پر سیر کر رہا ہو تو اس سے یہ بہتر تھا کہ وہ جلسہ پر نہ آتا یا مثلاً کوئی طالب علم جو فضل عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہوا اور اس کلاس سے پورا فائدہ نہ اٹھایا تو جیسا کورا وہ آیا تھا ویسا ہی کورا جائے گا۔ دینی مجالس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور دوسروں کو ہنسی کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔

اب میں بعض اصولی ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدابِ مجلس کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں ذکر کرتا ہوں۔

(۱) :- حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا بیس گنا ثواب مل گیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضور نے اسکا انہی الفاظ میں جواب دیا اور فرمایا یہ شخص تیس گنا ثواب کا حقدار ٹھہرا۔ پس مجلس کے آداب میں سے ایک بڑا ادب یہ ہے کہ اہلِ مجلس کو آتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے اسی طرح احسن طریق پر جواب دیں۔

(ب) :- حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھیں۔

(ج) :- حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کو اس کی جگہ سے اسی غرض کے لئے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے پھر فرمایا وسعتِ قلب سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔

صحابہ کے جذبۂ اطاعت اور تعمیلِ حکم کی اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس روایت کے بیان کرنیوالے حضرت ابن عمرؓ کے متعلق تواریخ میں آتا ہے کہ ان کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ جب کوئی شخص آپ کے احترام کی خاطر یا کسی دوسری وجہ سے آپ کو جگہ دینے کی خاطر بھی اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ ہرگز اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے بلکہ کسی دوسری جگہ پر تشریف رکھتے۔

(د) :- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(ھ) :- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جائیں کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ نامعلوم انہوں نے کیا بات اس سے چھپائی ہے۔

(و) :- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔ یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع میں نہ آئے۔ ایک دوسری جگہ حضور نے فرمایا کہ جس چیز کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے آپ کو نمبردار سمجھ کر دوسروں کی جگہ پر قبضہ کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور غرباء کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنا آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ جو پہلے آیا اور جہاں بیٹھ گیا اسی کا حق ہے کہ وہاں بیٹھے اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اسے وہاں سے اٹھنے کے لئے مجبور کرے یا ایسے حالات پیدا کر دے کہ پہلے آیا ہوا

اپنی جگہ نئے آنے والے کے لئے خالی کر دیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب ظفر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک غریب احمدی نظام دین نامی بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دوسرے بڑے بڑے لوگ آنا شروع ہوئے جن میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو بعد میں پیغامی کہلائے۔ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اتنا قریب بیٹھنا شروع کیا کہ میاں نظام دین صاحب کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔ جو شخص آتا آگے ہو کر بیٹھ جاتا اور میاں نظام دین صاحب پیچھے ہٹ جاتے یہاں تک کہ وہ بیچارے جوتیاں رکھنے والی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا اور دسترخوان لگ گئے۔ کھانا کھایا جانے لگا۔ جب سب کے آگے کھانا آ چکا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سالن کا پیالہ اٹھایا اور اس کے اوپر چند روٹیاں رکھیں اور میاں نظام دین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ دونوں اندر کھانا کھائیں گے۔ یہ کہہ کر اندر تشریف لے گئے اور میاں نظام الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کیا گذری ہوگی اُن لوگوں پر جنہوں نے مجلس کے آداب کو ملحوظ نہ رکھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف دانستہ یا نادانستہ میاں نظام دین صاحب کو جوتیوں میں جانے کے لئے مجبور کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھانا بھی مقصود تھا اور میاں نظام دین صاحب کی دلداری بھی۔ سبحان اللہ انبیاء کے سمجھانے کے طریق بھی کیا پیارے اور نرالے ہیں۔

۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مجلس میں کثرت سے ذکر الٰہی ہو رہا تھا۔ فرشتوں نے اس مجلس کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر عرض کیا کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا نام کثرت سے لیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ان سب کو جنت میں داخل کروں گا۔ فرشتوں نے کہا۔ باری تعالیٰ ایک شخص اس مجلس میں یونہی آ گیا تھا ورنہ اس کا تعلق اس مجلس سے بالکل نہیں ہے کیا وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں میں اس کو بھی جنت میں داخل کروں گا۔ فانہم قوم لا یشقیٰ جلیسہم یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ جن کی مجلس میں بیٹھنے والا ان کی صحبت میں رہنے والا بدبخت نہیں ہو سکتا۔ پس جہاں آداب مجلس کو ملحوظ رکھیں وہاں یہ بھی خیال رہے کہ مجلس ایسی ہو کہ جس میں شمولیت نہ صرف تمہارے لئے بابرکت ہو بلکہ ہر اس شخص کے لئے بھی برکت کا موجب ہو جو اس میں شرکت کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی چوہدری خوشی محمد صاحب

مکرم ملک حافظ اللہ بخش صاحب تسنیم صدر جماعت احمدیہ اہمہ والی ضلع گوجرانوالہ

..... چوہدری خوشی محمد صاحب ولد چوہدری علی بخش صاحب قوم راجپوت گھوڑے واہ۔ گوت کوٹلہ ساکن موضع کریام تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر حضرت مسیح موعود کے ایک مرنجاں مرنج ناخواندہ صحابی تھے جو قیام پاکستان کے بعد ہمارے گاؤں موضع "کونڈی" اہمہ والی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے اور ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو بعارضہ پیچش بیمار ہو کر فوت ہوئے اور اسی گاؤں میں مدفون ہیں۔

ان کی بیماری کے دوران میں ان کی عیادت کے سلسلہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بندہ نے ان سے جو حالات معلوم کئے وہ حسب ذیل ہیں۔

انہوں نے فرمایا میری بیعت ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء کی ہے اور اس وقت میری عمر سولہ یا سترہ سال کی تھی۔ فرمانے لگے "ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے سید عبد الرزاق صاحب بیعت کی تھی۔ لیکن ان کی بیعت کا معاملہ کچھ عرصہ تک پوشیدہ رہا اور گاؤں میں کسی کو خبر نہ ہو سکی کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جب حاجی غلام احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی تو اس وقت پتہ چلا کہ سید عبد الرزاق صاحب نے بھی بیعت کی ہوئی ہے۔ حاجی غلام احمد صاحب نے بیعت کرنے کے بعد عام لوگوں سے جدا نماز پڑھنا شروع کر دی اور قریباً ایک ماہ تک اکیلے ہی نماز پڑھتے رہے۔ لوگوں کو ان کے اس رویہ پر بڑا تعجب ہوا۔ کیونکہ وہ گاؤں کے سرکردہ آدمی تھے اور دینی امور میں بڑی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ وہ بڑی ٹھنڈی طبیعت کے آدمی تھے اب تک انہوں نے اپنے بیعت کرنے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے جب علیحدہ نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ امام مہدی آ گیا ہے اور میں نے اس کی بیعت کر لی ہے۔ اور جو وقت کے امام کو نہ مانے اس کے پیچھے وقت کے امام کو ماننے والے کی نماز نہیں ہو سکتی۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ امام مہدی کی آمد کی جو علامات تھیں مثلاً رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر چاند گرہن اور سورج گرہن کا ظہور پذیر ہونا وغیرہ سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے امام مہدی نہیں تو کوئی دکھاؤ جس نے امام مہدی ہونے کا اس زمانہ میں دعویٰ کیا ہو۔ لوگوں نے جب اس قسم کی باتیں حاجی صاحب کی زبان سے سنیں تو انہوں نے خیال کیا کہ حاجی صاحب معزز اور شریف آدمی ہیں۔ جھوٹ بولنے والے نہیں کیونکہ موصوف احمدی ہونے سے پہلے بھی بڑے متقی اور پرہیزگار مشہور تھے حاجی صاحب کی باتیں سن کر میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بھی جلسہ سالانہ پر ساتھ لے چلنا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ ضرور لے چلیں گے۔ جب جلسہ سالانہ کی تاریخیں قریب آ گئیں تو ہمارے گاؤں کے قریباً ایک سو آدمی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے حاجی صاحب کی معیت میں قادیان کو روانہ ہو گئے میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ بٹالہ ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ہم گاڑی سے اترے اور یکوں میں سوار ہو کر قادیان روانہ ہو گئے۔ قادیان پہنچ کر ہم لوگ مہمان خانہ میں چلے گئے دوسرے دن ہمیں حاجی صاحب ہمراہ لے کر حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے حضور مسجد مبارک میں کھلنے والی کھڑکی کے راستہ مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت مسجد میں حاجی غلام احمد صاحب اور ہم سب کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور چند اور آدمی بھی موجود تھے ہم لوگ جو کریام سے آئے تھے ان میں پیر خان صاحب اور ان کے داماد فضل صاحب جو حاجی صاحب کے چچا تھے بھی شامل تھے اور انہوں نے بھی ہمارے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔

حاجی صاحب ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرتے۔ ہم کوشش کیا کرتے تھے کہ حضور سے پہلے حضور کو السلام علیکم کہیں لیکن حضور سب پر سبقت لے جایا کرتے تھے۔ حضور نے ایک ایک کا ہاتھ اپنے ہاتھ کے اوپر رکھ کر بیعت لی تھی۔ بیعت لینے کے بعد حضور نے نصیحت کے طور پر فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو یہ نہیں کہ دنیا کو ترک ہی کر دو اگر کوئی تمہارا بھائی نادار ہو تو اس کے لئے ہدایت کی دعا کرو۔ بیعت کے بعد میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میرے ماں باپ نمازی ہیں لیکن بیعت نہیں کرتے۔

میرے ماں باپ حاجی قوم والے مولوی صاحب کے عقیدت مند تھے۔ حضرت صاحب کے دعویٰ سے پہلے مولوی صاحب مذکور کہا کرتے تھے کہ جو حضرت صاحب کے دعویٰ سے پہلے مولوی صاحب مذکور کہا کرتے تھے کہ جو حضرت مرزا صاحب کی زیارت کرتا ہے وہ نفلی حج کا ثواب حاصل کرتا ہے لیکن جب حضور نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تو کہنا شروع کر دیا کہ جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے انہیں ہدایت کا حق نہیں ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا وہ گمراہ ہیں۔ بیعت لینے کے بعد مختلف قسم کی نصیحتیں فرمائیں اور حاجی غلام احمد صاحب سے فرمایا کہ تم اکیلے نہیں رہو گے۔ آپ کی جماعت بہت بڑھے گی دعا کرتے رہو۔ سب کام دعا سے ہو۔

بیعت کرنے کے بعد جب ہم گاؤں واپس پہنچے تو ہماری بڑی زبردست مخالفت شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ ہمیں گاؤں کی مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اس پر حاجی صاحب نے ہم مشورہ کیا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی علیحدہ مسجد بنالیں۔ ہماری مسجد کے متولی کے جو سرغنہ تھے وہ امیر علی خان۔ طفیل محمد اور ستار محمد ولد امیر علی خان تھے

امیر علی خاں اور ستار محمد مخالفت کے جوش میں ایک بار مجھ پر حملہ آور بھی ہوئے اور مجھے بُرا بھلا بھی کہا۔ لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ کی غیرت نے اپنا کام کیا اور مجھ پر حملہ کرنے والے امیر علی خاں، ستار محمد اور اس کا بھائی طفیل محمد تینوں ہی تپ دق میں مبتلا ہو کر بڑی ذلت کے ساتھ راہی ملک عدم ہو گئے امیر علی خاں کی وفات کے بعد جلال دین صاحب کو نمبردار ذیلدار بنا دیا گیا۔ جب ہم لوگوں نے اپنی مسجد علیحدہ بنانے کا ارادہ کیا تو جلال دین صاحب نمبردار ذیلدار نے خواب دیکھا کہ کوئی آدمی کہہ رہا ہے کہ تم لوگوں نے احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہے تو اس کا وبال تم پر پڑیگا۔ اس پر اس نے حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مسجد کو آباد رکھیں اور علیحدہ مسجد نہ بنائیں لیکن حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خط لکھا ہے۔ حضور کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی جانے والی ٹرین تیزرو کو ہولناک حادثہ

ستر سے زائد ہلاک اور دوسو افراد زخمی ہوگئے

انجن اور تین ڈبے چکنا چور ہو گئے۔ ملبے سے لاشیں نکالنے کا کام تاحال جاری ہے

ملتان ۸ راگست۔ پرسوں پشاور سے کراچی جانے والی تیزرو ٹرین بہاولپور سے اڑسٹھ میل دور لیاقت پور ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوئی مال گاڑی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں تیزرو کا انجن اور تین ڈبے مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ سرکاری بیان کے مطابق ستر سے زائد افراد جاں بحق اور تقریباً دو صد سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ چار بج کر ۴۵ منٹ پر پیش آیا تباہ شدہ ڈبوں سے ۶۷ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ زخمیوں میں سے سترہ افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان نے بتایا کہ اس حادثہ کی عدالتی تحقیقات پر مامور کئے جانے والے انکوائری آفیسر فرید احمد خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کو اپنی رپورٹ چار روز کے اندر اندر پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چودہ نعشیں شناخت ہونے کے بعد ان کے ورثاء کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

۲۵ لاشوں کو لاوارث قرار دے کر لیاقت پور کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا سرکاری بیان کے مطابق مزید ۱۱ لاشیں امانت کے طور پر لیاقت پور میں ہی دفن کی گئی ہیں۔

اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حادثہ سے دوچار ہونے والی تیزرو کے ہر ڈبہ میں اوسطاً ڈیڑھ صد مسافر سفر کر رہے تھے۔ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ حادثے سے ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد پانچ سو کے لگ بھگ ہے تیزرو میں ۱۳ ڈبے تھے لیکن روہڑی پہنچنے والے تیزرو کے ڈبوں کی تعداد صرف چھ تھی اور یہ گاڑی اپنے مقررہ وقت سے آٹھ گھنٹے کی تاخیر سے روہڑی پہنچی تیزرو کا ایک تباہ شدہ ڈبہ ابھی تک تباہ شدہ انجن سے لٹکا ہوا لیاقت پور ریلوے سٹیشن پر موجود ہے اس ڈبے سے ابھی تک نعشیں نہیں نکالی جا سکیں۔

حادثہ سے دوچار ہونے والی تیزرو میں زندہ بچ رہنے والے خوش قسمت مسافروں میں سے کئی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ ایک مسافر خاتون پاگل ہو گئی ہے وہ کل سے لیاقت پور میں ریلوے سٹیشن اور ہسپتال کے درمیان اپنے بچوں کو آوازیں دیتی پھر رہی ہے جو حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔

اس حادثہ میں تیزرو کے تین گارڈ چھ ٹکٹ اکزامنر فائرمین اور ڈرائیور حیرت انگیز طور پر زندہ بچ گئے ہیں۔

کراچی پہنچنے والے ایک مسافر نے بتایا کہ تیزرو مسافروں سے کچھا کچھ بھری ہوئی تھی تیزرو کے انجن کے ساتھ لگے ہوئے پہلے اور دوسرے ڈبوں میں سے صرف سولہ مسافر زندہ بچ گئے۔ اس نے بتایا کہ جب کرین کے ذریعہ تباہ شدہ ڈبوں کو اٹھایا گیا تو لیاقت پور ریلوے سٹیشن کے پاس ڈبے پر ہر طرف انسانی خون بہہ رہا تھا۔ مسافر نے بتایا کہ تیزرو مال گاڑی کے جس آئل ٹینکر سے ٹکرائی تھی وہ اتفاق سے خالی تھا۔ جس کی وجہ سے جانی نقصان مقابلۃً بہت کم ہوا ورنہ دوسری صورت میں تباہی کا اندازہ لگانا ممکن نہ ہوتا۔

چوہدری خوشی محمد صاحب مرحوم (بقیہ ص ۴)

جو جواب آئے گا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ جواب آیا کہ اگر تم اپنی علیحدہ مسجد بنانے کی تیاری کر چکے ہو تو تیار کر لو۔ آخر علیحدہ مسجد تیار کر لی گئی۔

جلال دین صاحب سربراہ ذیلدار نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے زمانہ میں بیعت کی۔ اس پر امید علی خان کی تیسری بیوی کے بطن سے جو لڑکا تھا اس نے مخالفت شروع کر دی اور باہر سے علماء منگوا کر ہمارے خلاف جلسے بھی کرائے۔

چوہدری خوشی محمد صاحب نے فرمایا کہ میری بیعت کے بعد ہر سال دس پندرہ آدمی نئے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے گئے اور ہماری جماعت کے افراد کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد غیر مبائعین نے جو فتنہ اٹھایا تھا اس میں ہماری جماعت کے کسی فرد کو ابتلاء نہیں آیا تھا۔ ساری کی ساری جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور سب خلافت سے وابستہ ہو گئے۔ نیز تقسیم ہندوستان تک ہماری جماعت میں سے کوئی فرد مرتد بھی نہیں ہوا تھا۔

درخواست دعا: میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمود احمد سعید۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

(۲)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۵۹۷	مکرم چوہدری ناظر علی خان و چوہدری محمد علی خان صاحبان چک کھیم سنگھ والا ضلع ساہیوال	۵۰۰۰/-
۵۹۸	مکرمہ مس محمودہ قریشی صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۵۰۰۰/-
۵۹۹	مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۵۰۰۰/-
۶۰۰	مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۰۱	مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۰۲	مکرم ملک برکت علی صاحب مع اہلیہ صاحبہ امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد	۵۰۰۰/-
۶۰۳	مکرم پیر نیاز احمد نصر اللہ ہاشمی صاحب اچھرہ لاہور	۵۰۰۰/-
۶۰۴	مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۵۰۰۰/-
۶۰۵	مکرم مرزا ناصر بیگ صاحب ڈرگ کالونی کراچی	۵۰۰۰/-
۶۰۶	مکرمہ عصمت طاہرہ صاحبہ اہلیہ محترم بشیر احمد جمیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۰۷	مکرم چوہدری علاؤالدین صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ	۵۰۰۰/-
۶۰۸	مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ٹھیکیدار مع اہل و عیال دارالیمن ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۰۹	مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مع اہل و عیال دارالیمن ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۱۰	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار دارالیمن ربوہ	۵۰۰۰/-
۶۱۱	مکرمہ شاہدہ سلمیٰ اخوند صاحبہ حیدرآباد	۵۰۰۰/-
۶۱۲	مکرم چوہدری شادی خان صاحب چک نمبر ۱۱۳/۱۲ ایل براستہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال	۵۰۰۰/-
۶۱۳	مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب ربوہ حال لاہور	۵۰۰۰/-
۶۱۴	مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال امریکہ	۱۰۰۰۰/-
۶۱۵	محترمہ ساجدہ ارشد صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ارشد صاحب ربوہ حال امریکہ	۵۰۰۰/-
۶۱۶	مکرم عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ نیلا گنبد لاہور	۵۰۰۰/-
۶۱۷	مکرم شیخ عبدالاحد صاحب اینڈ سنز سول لائن لاہور	۵۰۰۰/-
۶۱۸	مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب اوورسیئر چک ضلع گوجرانوالہ حال کیسال ضلع شیخوپورہ	۵۰۰۰/-

---

اطفال کے مرکزی امتحانات

والدین اور ناظمین اطفال و قائدین خدام الاحمدیہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ اطفال کے ستارہ ہلال قمر بدر کے امتحانات ۱۴ ظہور/اگست کو منعقد ہوں گے۔ نیز "یاد رکھنے کی باتیں" کا زبانی امتحان بھی ہوگا۔ اس لئے اطفال کو کلاس لگا کر اور علیحدہ گھروں میں بھی تیاری کروائی جائے۔ آج کل چھٹیاں ہیں۔ بچوں کو اس طرح مصروف رکھ کر آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے "یاد رکھنے کی باتیں" کا کورس اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

ستارہ کے لئے ۱ تا ۵، ہلال ۵ تا ۱۳، قمر ۵ تا ۲۱، بدر مکمل رسالہ جو اطفال رسالہ زبانی یاد کر کے سنائیں گے۔ ان کو امتیازی سند دی جائے گی۔

پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادے کے وقف کے سلسلہ میں ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ مکمل پتہ کا علم ہو یا مکرم بشیر احمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو ازراہ کرم موجودہ مکمل پتہ سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اِسلام کو اس وقت تک دوسروں سے نہیں منوا سکتے جب تک ہم خود اس پر عمل پیرا نہ ہوں

اپنے اندر ایک جنون پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ ورنہ ہم کوئی عظیم الشان تغیر پیدا نہیں کر سکتے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"غرض اب غیر قومیں بھی اسلامی احکام کی فضیلت کو تسلیم کر رہی ہیں ۔ لیکن اسلام میں کوئی ایک حکم نہیں بلکہ ہزاروں احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے ۔ بھلا وہ لوگ جو ہر وقت سوٹ پہننے کے دلدادہ ہیں ۔ آج کل حج کیسے کر سکتے ہیں ۔ وہاں تو اَن سلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں ان کو یہ لوگ کیسے برداشت کر سکتے ہیں یہ تو کہیں گے کہ نعوذ باللہ یہ کیا بد تمیزی کی بات ہے ۔ غرض یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان کو مسلمانوں میں بھی رائج کرنا مشکل ہے کجا یہ کہ ان کو یورپین ممالک میں رائج کیا جائے وہ تو چھوٹی سے چھوٹی باتوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں ۔ ہمارے مبلغ جب امریکہ میں گئے تو وہاں دیسی لباس پہنا کرتے تھے ایک دفعہ وہ عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا ہم اسلام کے متعلق باتیں سننے آئی ہیں ۔ ہمارے مبلغ شلوار پہنے باہر آ گئے ۔ وہ کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ وہ عورتیں شور مچا کر بھاگ گئیں کہ ہمارے سامنے یہ شخص ننگا آ گیا ہے ہماری ہتک ہے ۔ مبلغ نے کہا میں کیسے ننگا ہوں میں نے تو شلوار پہنی ہوئی ہے ۔ لیکن ان کے نزدیک یہ نائٹ ڈریس تھا اور رات کو ہی پہنا جاتا تھا ۔ اور ان کے نزدیک نائٹ ڈریس میں آدمی ننگا ہوتا ہے ۔ غرض بہت شور اٹھا ۔ محلہ والے انہیں مارنے کو دوڑے اتنے میں کوئی پادری آ گئے اور انہوں نے کہا یہ تو اُن کے ملک کا لباس ہے ان کے نزدیک ایسے شخص کو ننگا نہیں کہتے ۔ میں جب انگلینڈ گیا تو میں نے چند گرم پاجامے سلوائے تھے مگر وہاں جا کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں شلوار ہی پہنوں گا ۔ میں ان کا لباس کیوں پہنوں ۔ ہمارے جو مبلغ وہاں تھے وہ بار بار کہتے تھے کہ لوگ ہمارے متعلق کیا کہتے ہوں گے مگر میں نے کہا جب ہمارے ملک میں انگریز جاتا ہے تو کیا وہ شلوار پہنتا ہے اگر وہ شلوار نہیں پہنتا تو میں پتلون کیوں پہنوں ۔ وہ کہتے تھے عورتیں آتی ہیں تو وہ بُرا مناتی ہیں کیونکہ اس لباس میں وہ آدمی کو ننگا سمجھتی ہیں ۔ میں نے کہا میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور مجھے کپڑے نظر آ رہے ہیں ۔ ایک دن سر ڈینی سن راس آئے جو لندن میں ایک کالج کے پرنسپل تھے ۔ ان کے ساتھ دو اور بھی پروفیسر تھے ۔ میں نے کہا سر ڈینی سن راس میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ بے تکلف سے بتائیں ۔ انہوں نے کہا پوچھ لیجئے ۔ میں نے کہا جو لباس میں پہنے ہوئے ہوں کیا آپ اور آپ کے دوست اُسے بُرا تو نہیں مناتے انہوں نے کہا سچ پوچھیں تو ہم بُرا مناتے ہیں میں نے کہا جب آپ ہندوستان گئے تھے ۔ تو کیا آپ نے شلوار پہنی تھی اور اگر نہیں پہنی تھی تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ انگریز خود تو دوسروں کا لباس نہیں پہنتے مگر یہ حق رکھتے ہیں کہ دوسروں کو اپنا لباس پہننے پر مجبور کریں ۔ کہنے لگے یہ بات ان لاجیکل تو ہے لیکن ہم بُرا ضرور مناتے ہیں ۔ پھر میں نے کہا میں ایک اور سوال پوچھتا ہوں کہ آپ بُرا تو مناتے ہیں مگر آپ کس کے کیریکٹر کو مضبوط سمجھتے ہیں ۔ آیا اُس کے کیریکٹر کو جو آپ کی رَو میں بہہ جائے ۔ یا جو اپنے طریق پر قائم رہے کیونکہ جو اپنے طریق پر قائم رہے ۔ وہی بہادر ہے ۔ کہنے لگے جو اپنے طریق پر قائم رہے وہی بہادر ہے میں نے کہا بس مجھے اس تعریف کی ضرورت ہے دوسری کسی بات کی میں پرواہ نہیں کرتا ۔ غرض ہم اسلام کی باتوں کو دوسروں سے نہیں منوا سکتے ۔ جب تک ہم اُن پر عمل کرنے میں رات دن ایک نہ کر دیں اور دعائیں کر کر کے ہمارے ناک نہ رگڑے جائیں اور اپنی کوششوں کو بڑھا نہ دیں ۔ جب تک ہم دوسروں کی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور اپنے اندر ایک قسم کی دیوانگی پیدا نہیں کر لیتے ۔ اس وقت تک ہم کوئی عظیم الشان تغیر پیدا نہیں کر سکتے ۔ آج تک کوئی بڑا کام نہیں ہوا جس کے کرنے والے کو لوگوں نے پاگل نہ کہا ہو ۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اور ایک بڑے مقصد کو لے کر دنیا کے سامنے کھڑے ہو گئے ۔ تو کیا کوئی یہ خیال بھی کر سکتا تھا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ دنیا کے سب لوگ کہتے تھے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا یہ تو عقل کے خلاف ہے بھلا اتنا بڑا تغیر دنیا میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے ان کے نزدیک آپ نے قوم کی ساری رسوم کو چھوڑ ایک نیا طریق اختیار کر لیا تھا ان کے اندر یہ احساس تھا کہ یہ کام نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے وہ آپ کو پاگل کہتے تھے ۔ لیکن آپ صرف مونہہ سے ہی نہیں کہتے تھے بلکہ جو کہتے تھے اس کے لئے پوری جدوجہد بھی کرتے تھے جب ان کے کہنے کے بعد بھی آپ رات دن جدوجہد میں لگے رہے تو وہ کہنے لگے یہ شخص پکا پاگل ہے مگر آپ برابر اس کے لئے اپنی زندگی کو لگاتے چلے گئے کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ یہ کام آپ کر کے چھوڑیں گے اور اس میں ضرور کامیاب ہوں گے ۔" (مشعل راہ ص ۶۰۵ ، ۶۰۶)

محترم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ گزشتہ جمعہ کے روز بوقت ساڑھے نو بجے صبح اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بڑے خلیق تقویٰ شعار ۔ ملنسار ، دعا گو اور بلند اخلاق و کردار کے مالک انسان تھے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا ۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ساتھ کاروبار کے سلسلہ میں انہیں برما جانے کا موقعہ ملا وہاں کئی سال تک آنریری مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے انہیں تبلیغ کا ایک جنون تھا ۔ وہاں تبلیغ کے سلسلہ میں ملک کے وسیع دورے بھی کئے ۔ مناظرے اور مباحثے بھی کئے چنانچہ میمیو (برما) میں آپ نے مولوی غلام علی شاہ صاحب آف مانڈلے کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ نبوت پر ۲۳ رجون ۱۹۲۹ء کو جامع مسجد میں ایک مشہور مناظرہ کیا جو چھ گھنٹے جاری رہا ۔ آپ اکیلے تھے اور مخالف مناظر کی مدد قریباً ایک درجن علماء کر رہے تھے اس مناظرہ میں آپ کو عظیم کامیابی حاصل ہوئی ۔

برما سے واپسی کے بعد ۱۹۴۲ء میں آپ بطور انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ سے منسلک ہوئے اور برابر ۲۸ سال نہایت اخلاص اور مستعدی کے ساتھ خدمات بجا لاتے رہے ۔ کچھ عرصہ تک چیف انسپکٹر بیت المال بھی رہے ۔ آپ ایک کامیاب طبیب بھی تھے پنجاب یونیورسٹی کے زبدۃ الحکماء تھے ۔ لیکن طبابت کو آپ نے پیشہ نہیں بنایا بلکہ خدمت سلسلہ کے دوران خدمت خلق کے طور پر علاج معالجہ بھی کرتے اسی طرح آپ بندگانِ خدا کو جسمانی فائدہ بھی پہنچاتے کچھ عرصہ تک تحریک جدید انجمن احمدیہ میں بھی بطور انسپکٹر کام کیا ۔

اگرچہ آپ کی صحت ۱۹۶۳ء سے ہی کمزور چلی آ رہی تھی لیکن گزشتہ سال جولائی میں گر پڑنے کی وجہ سے آپ کی دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ۔ گو ہڈی جڑ گئی تھی مگر لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے بعض اور عوارض بھی پیدا ہو گئے ۔ جس کی وجہ سے آپ تا وفات صاحب فراش رہے ۔

آپ نے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔ مرحومہ اہلیہ سے دو لڑکیاں (سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید سعید احمد صاحب انجینئر پی آئی اے حال جنگی قیدی انڈیا اور سیدہ سعدیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ) اور ایک لڑکا مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب جنرل مرچنٹ ربوہ ہیں ۔ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں اور ایک عرصہ تک مشرقی افریقہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں ۔ موجودہ اہلیہ سے آپ کی تین بیٹیاں ہیں جو ابھی زیر تعلیم ہیں ۔

جمعہ کے روز ہی نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور ساڑھے دس بجے شب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ تدفین کے بعد محترم مولوی محمد حسین صاحب فاضل استاذ کلیۃ الطب ربوہ نے دعا کرائی ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو صبر کی توفیق دے اور ان کا خود کفیل ہو ۔ آمین ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴